القرآن والمهدی امامنا آمنا وصدقنا

قرآن اور مہدی مہدویوں کے امام ہیں سب مہدویوں نے قرآن اور مہدی پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کی

الحمد للہ والمنہ

الحجۃ

مؤلفہ

حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

منجانب دارالاشاعت تفسیر القرآن وکتب سلف صالحین جمعیت مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیرآباد

۱۳۹۴ھ

مطبوعہ

اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار

بار دوم
معاونین کو بلا قیمت

تعداد (۵۰۰)
قیمت (عـہ)

الحجة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وعد بلسان رسوله
النبی المحمود فی آخر الزمان ببعث
ولیه المهدی الموعود صلی اللہ علیهما
وعلی آلهما الامجدین وعلی من تبعهم
باحسان الی یوم الدین اما بعد فقد
صنف هذه الرسالة السید قاسم ابن
الحضرت المغفور السید یوسف سقی اللہ ثریه
وجعل الجنه مثویه۔

الفصل الاول فی بیان مکان خروج المهدی
امام آخر الزمان وحسبه ونسبه۔ قال فی
عقد الدرر المهدی من ولد الحسین بن علی
رضی اللہ عنه مولده بکابل او بهند ثم
یقصد الی مکة فیجاوز بمکة الی آخرها۔
اورد احمد بن البیهقی فی شعب الایمان
فی فصل دلائل النبوة من ثوبان الثوری
رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم اذا رأیتم الرایات السود
قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان
فیها خلیفة اللہ المهدی وایضا من ثوبان
الثوری روایة اخری اذا طلعت الرایات

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے نبی محمود آخر الزماں
رسول کی زبان سے اپنے ولی مہدی موعود کی بعثت کا وعدہ
کیا، درود نازل کرے اللہ قیامت تک ان دونوں پر اور
ان کی آل اشرف اور ان لوگوں پر جنہوں نے خدائے تعالی
کے دیدار کی طلب کے ساتھ ان دونوں کی پیروی کی،
لیکن حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اس رسالہ کو سید قاسم
ابن حضرت مغفور سید یوسف (سیراب کرے اللہ اُن کی
خاک نمناک کو (اپنی رحمت سے) اور انکا ٹھکانہ بنائے جنت)
تصنیف کیا ہے۔

پہلی فصل امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام کے مقام ظہور اور آپکے
حسب و نسب کے بیان میں، عقد الدرر میں کہا ہے کہ مہدی حسین
ابن علیؓ کی اولاد سے ہے اس کا مقام ولادت کابل میں ہوگا
یا ہند میں پھر قصد کریگا مکہ کا پس تجاوز کرے گا مکہ
سے آخر حدیث تک (ذکر) لایا ہے احمد بیہقی نے شعب الایمان
میں دلائل نبوت کی فصل میں ثوبان ثوریؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلعم نے جب دیکھو تم کالی جھنڈیوں کو جو آئی ہوں خراسان کی
طرف سے پس آؤ تم ان کے پاس کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ
مہدی ہے اور نیز ثوبان ثوریؓ سے دوسری روایت ہے جب ظاہر ہوں
کالی جھنڈیاں مشرق کی جانب سے تو بیعت کرو تم اُس سے
کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور دوسری روایت
میں قول ؑ کا ہے کہ جب تم دیکھو کالی جھنڈیوں کو کہ وہ آئی

السود من قبل المشرق فبايعوه ولو حبوا
على الثلج فان فيه خليفة الله المهدى -
اورد الكرام عبد الملك فى رسالته - وايضا
روى الامام البيهقى فى شعب الايمان ان
مولد المهدى بهند من ولد الحسين من
قبل المشرق - اخرجه الامام الحافظ ابو عبد الله
نعيم بن حماد والحافظ ابو القاسم الطبرانى
وفيه رواية اخرى ان مولده بهند او بكابل
وروى عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج
المهدى من ولد الحسين من المشرق - وورد
فى فتوحات المكى من شعر على رضى الله عنه :

الا ان ختم الاولياء شهيد
وعين امام العارفين فقيد
هو السيد المهدى من ال احمد
هو الصارم الهندى حين يبيد
هو الشمس يجلو كل غيم وظلمة
هو الوابل الوسمى حين يجيد

وايضا ذكر فيه من تعريف المهدى اذا خرج
هذا الامام المهدى فليس له عدو مبين
الا الفقهاء خاصة لانه لا يبقى رياستهم
الا اثر -

الفصل الثانى فى بيان زمان ظهور المهدى
عن ابو هريرة قال فيما اعلم عن رسول الله
صلعم انه قال ان الله يبعث لهذه الامة
على راس كل مائة سنة من يجدد لها
دينها - وكذا قال الولى الكامل السيد محمد
گیسودراز فى ملفوظه وقيل فى ملفوظه

ہیں خراسان کی جانب سے تو بیعت کرو تم اس سے اگرچہ
رینگنا پڑے برف پر، کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے
لایا ہے اس کو کرام عبدالملک نے اپنے رسالہ میں، اور نیز
روایت کی ہے امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدی
کی پیدائش کی جگہ ہند مشرقی میں ہے وہ حسین کی اولاد سے
ہوگا۔ سند سے بیان کیا ہے اس کو امام حافظ ابو عبداللہ
نعیم بن حماد اور حافظ ابوالقاسم طبرانی نے اور اس میں
دوسری روایت یہ ہے کہ مہدی کی پیدائش کا مقام ہند میں
ہے یا کابل میں ہے اور روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عمرؓ
سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے ظاہر ہوگا مہدی امام حسینؓ
کی اولاد سے مشرق کی جانب سے اور آئے ہیں فتوحات
مکی میں حضرت علیؓ کے شعر:-

سنو کہ بے شک خاتم الاولیاء موجود ہونے والا ہے جب کہ
امام العارفین کا وجود نہ رہے۔
وہ سید مہدی ہے جو آل احمد سے ہوگا، وہ ہندی تلوار
ہے جس وقت کہ وہ مٹائے گا (بدعتوں اور گمراہیوں کو)۔
وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اور اندھیرے کو دور کر دیتا ہے
وہ موٹے بوندوں والی موسمی بارش ہے اپنی فیض رسانی میں۔

اور نیز اس میں (فتوحات مکی میں) مہدیؑ کی تعریف ذکر کی گئی
ہے کہ جب نکلے گا یہ امام مہدیؑ تو اس کا کھلا دشمن نہیں ہوگا
خصوصاً سوائے فقہاء کے کیوں کہ ان کی ریاست باقی
نہیں رہے گی۔ الخ

دوسری فصل ظہور مہدیؑ کے زمانے کے بیان میں
حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہا جو میں جانتا ہوں
رسول اللہ سے یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ بھیجے گا اس امت
کے لئے ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو تجدید کرے گا
اس امت کے لئے اس کے دین کی، اور اسی طرح فرمایا
ولی کامل سید محمد گیسو درازؒ نے اپنے ملفوظ میں اور کہا گیا ہے

شاہ ید اللہ قد اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بان یکون من امتی علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد الدین و فی المائۃ الاخرۃ العشرۃ لایکون سوی المہدی و قال علیہ السلام یخرج من امتی مہدی علی راس کل مائۃ سنۃ تسعۃ منہم لغوی والعاشر موعود فمن امن بہ فقد امن بی و من کفر بہ فقد کفر بی۔ و قد اتفق اصحاب التواریخ ان من یکون کذالک بل اعظمہم درجۃ بنسبۃ رسولنا علیہ السلام فی سائر الانبیاء علیہم السلام وھو فی المائۃ العاشرۃ من الھجرۃ المصطفویۃ ھو المہدی لانہ خاتم ولایۃ نبینا علیہ السلام و قد روی البغوی و غیرہ بعد تسع مائۃ سنۃ من الھجرۃ کما ذکر فی تنبیہ التحرز و غیرہ من الکتب و قد روی الطبری علی خمس و تسعمائۃ سنۃ من الھجرۃ و روی عن ارطاۃ قال بلغنی عن النبی ان المہدی من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ یعیش خمس عام ثم یموت علی فراشہ ثم یخرج رجل من ولد فاطمۃ علی سیرۃ المہدی بقائہ عشرین سنۃ ثم یموت قتیلا با لسلاح ھذا الحدیث فی الباب الثانی فی رسالۃ برھان المہدی اخرج الترمذی واورد نعیم بن حماد فی الکتاب الفتن لہ وروایۃ اخری عن ارطاۃ قال بلغنی ان المہدی یعیش اربعین عاما ثم یموت علی فراشہ ثم یخرج رجل من قحطان مثقوب الاذنین علی سیرۃ المہدی بقائہ عشرین سنۃ

حضرت شاہ یداللہؒ کے ملفوظ میں کہ خبر دی ہے نبیؐ نے اس بات کی کہ ہوگا میری امت سے ہر صدی کے راس پر وہ شخص جو تجدید کرے گا دین کی اور دسویں صدی میں نہیں ہوگا سوائے مہدیؑ کے اور فرمایا نبیؐ نے (یہ روایت بھی اسی ملفوظ کی ہے) نکلے گا میری امت سے مہدی ہر صدی کے راس پر ان میں سے نو لغوی ہیں اور دسواں موعود ہے جو اس پر ایمان لایا، وہ مجھ پر ایمان لایا جو اس سے کفر کیا وہ مجھ سے کفر کیا، اور اتفاق کیا ہے اصحاب تواریخ نے جو شخص ہوگا ایسا بہ نسبت ہمارے رسولؐ کے تمام انبیاء میں بلکہ ان سے بھی بڑا درجہ میں اور وہ دسویں صدی ہجری میں ہے وہی مہدی ہے، اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی ولایت کا خاتم ہے اور بغوی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ نو سو ہجری کے بعد ہوگا جیسا کہ تنبیہ التحرز وغیرہ کتب میں ذکر کیا گیا ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ وہ ۹۰۵ھ پر ہوگا اور ارطاۃ سے روایت کی گئی کہا نبی علیہ السلام سے مجھے خبر پہونچی ہے کہ مہدی اولاد فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ سے ہیں زندہ رہیں گے پانچ برس پھر مریں گے اپنے بچھونے پر اور نکلے گا ایک مرد اولاد فاطمہؓ سے سیرت مہدیؑ پر اس کی بقا بیس برس ہے پھر وہ مریگا شہید ہو کر ہتیاروں سے یہ حدیث رسالہ برہان المہدی کے باب ثانی میں ہے۔ ترمذی نے سند سے بیان کیا ہے اور لایا ہے نعیم بن حماد نے اپنی کتاب فتن میں اور دوسری روایت سے ارطاۃ نے کہا کہ پہنچی ہے مجھے یہ خبر مہدی زندہ رہے گا چالیس برس اور پھر مرے گا اپنے بچھونے پر، نکلے گا ایک مرد قحطان سے سیرت مہدیؑ پر جس کے دونوں کانوں میں چھید ہوں گے، بقا اس کی بیس برس ہوگی پھر

ثم یموت قتیلا بالسلاح الخ۔

الفصل الثالث فی بیان الافتراق بین المھدی وعیسیٰ۔ واورد تفسیر المدارک تحت قوله تعالیٰ اذ قال الله یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی الایة قوله علیه السلام کیف تھلک امة انا فی اولھا وعیسیٰ فی اٰخرھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا کذا فی تفسیر الدرر وفی المغنی فی روایة قال علیه السلام کیف تھلک امة انا فی اولھا والمھدی وسطھا والمسیح اٰخرھا ولکن بینھما فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منھم کذا فی المشکوٰة واورد فی سنن ابی داؤد قال علیه السلام کیف تھلک امة انا فی اولھا وعیسیٰ فی اخرھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا وبینھما فیج اعوج ای زمان طویل کذا فی الطیبی وفی شرح صحیح مسلم المسمی بمدار الفضلا قال النبی صلعم ینزل عیسیٰ خلیفة علی امتی ایضا ورد فی قوله ان فیه خلیفة الله المھدی ومن المسلم عن ابی ھریرة رضی الله عنه انه قال قال رسول الله صلعم اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الاٰخر منھما وعلی امامتھما اتفاق وقد قال فی عقیدة الحافظیه نصب الامامین فی عصر واحد لا یجوز خلافا لبعض الروافض وقد صرح الامام سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد وھو قوله فما یقال ان عیسیٰ یقتدی بالمھدی او بالعکس شیٔ لا مستند له

مرے گا وہ ہتیاروں سے شہید ہو کر۔

تیسری فصل مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے نہ ملنے کے بیان میں تفسیر مدارک میں اللہ تعالیٰ کے قول اذ قال اللہ یا عیسیٰ الخ (جب کہ کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے تیجاوز کرلنے والا ہوں اور تجھے اٹھانے والا ہوں) کے تحت آنحضرت کا قول ہے کیف تھلک امة کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے اسی طرح تفسیر درر میں ہے اور مغنی میں ہے ایک روایت میں کہا نبی نے کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے اول میں ہوں اور مہدی اسکے درمیان ہے اور مسیح اس کے آخر میں ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کجرو گروہ ہیں نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں، اسی طرح مشکوٰۃ میں ہے اور لایا ہے سنن میں ابوداود کے کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ میں اس کے پہلے حصہ میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر حصہ میں ہے اور مہدی میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے اور مہدی و عیسیٰ کے درمیان فیج اعوج ہے یعنی زمانہ طویل ہوگا اور اس زمانہ میں کجرو گروہ ہوں گے اسی طرح طیبی میں ہے اور شرح صحیح مسلم میں ہے جس کا نام مدار الفضلا ہے فرمایا نبیؐ نے کہ اتریںگے عیسیٰ خلیفہ ہو کر میری امت پر اور نیز آیا ہے قول نبیؐ میں کہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور مسلم سے ابوہریرہ کی روایت سے کہا فرمایا رسولؐ اللہ نے جب بیعت کیے جاویں دو خلیفے تو قتل کرو ان دونوں میں سے دوسرے کو اس حال میں کہ انکی امامت پر اتفاق ہو اور کہا ہے عقیدہ حافظیہ میں قائم کرنا دو اماموں کا ایک زمانہ میں جائز نہیں ہے اس سے بعض روافض کو اختلاف ہے تصریح کی ہے امام سعد الدین تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں

فلا ينبغي ان يعول عليه انتهى وقال الشيخ نجيب الدين الواعظ الدهلوى فى كتابه الموسوم بمدار الفضلاء رجع التفتازانى عما قال فى شرح العقايد وهو قوله فما يقال ان عيسٰى يقتدى بالمهدى او بالعكس شئ لا مستند له فلا ينبغي ان يعول عليه فقوله فما يقال يحترز عما قال فى شرح العقايد ان المهدى يصلى خلف عيسٰى ثم رجع عن ذلك وقال فما يقال الخ ثم هو يمنع بهذا القول الجمع بين المهدى وعيسٰى عليهما السلام لانه لو كان مجتمعين فلابد بالاقتداء من احد الطرفين فقد منع الجمع بينهما فعلم بذلك ان الاحاديث الواقعة فى الجمع بين عيسٰى والمهدى عليهما السلام والاقتداء باحدهما الاخر لم تصح اسنادها عند السلف بل اكثرها من موضوعات الشيعة انتهى۔

الفصل الرابع فى بيان الاحاديث والروايات التى فى نعت الامام عليه السلام ومعرفة احواله وشرف ايمانه وتكفير انكاره۔ قال ابو اسحاق قال علیؓ و نظر الى ابنه الحسنؓ قال ان ابنى هذا سيد كما سماه رسول الله صلعم و سيخرج الله من صلبه رجلا يسمى باسم نبيكم يشبهه فى الخلق ولا يشبهه فى الخلق يملاء الارض قسطا و عدلا اخرجه الامام ابو داؤد فى سننه والامام

وہ یہ کہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسٰی اقتداء کرینگے مہدی کی یا مہدی اقتداء کرینگے عیسٰی کی، ایک ایسی چیز ہے کہ اس کیلئے کوئی سند نہیں ہے پس نہ چاہیئے کہ بھروسہ کیا جائے اس پر انتہٰی اور کہا شیخ نجیب الدین واعظ دہلوی نے اپنی کتاب موسوم بمدار الفضلاء میں کہ رجوع کیا تفتازانی نے اپنے قول سے جو کہا تھا شرح عقائد میں اور وہ قول اس کا ہے جو کہا جاتا ہے کہ عیسٰی اقتداء کریں گے مہدی کی یا بالعکس ایک ایسی چیز ہے کہ نہیں ہے سند اس کیلئے پس نہ چاہیئے کہ بھروسہ کیا جائے اس پر پس قول اسکا فما یقال (یہ ظاہر کر رہا ہے کہ) احتراز کیا ہے اس سے جو اس نے کہا شرح عقائد میں کہ مہدی نماز پڑھیں گے عیسٰی کے پیچھے (کیونکہ اس نے) پھر رجوع کر لیا اپنے اس قول سے اور کہا فما یقال الخ پھر وہ منع کرتا ہے، مہدی اور عیسٰی علیہما السلام کے جمع ہونے کو کیونکہ اگر وہ جمع ہونگے تو ضرور ہوگی اقتدا، ان دونوں میں سے کسی ایک کی اور ان دونوں کا جمع ہونا تو منع کیا جا چکا ہے (حدیث سے) پس اس سے معلوم ہوا کہ جو احادیث کہ عیسٰی اور مہدی علیہما السلام کے جمع ہونے اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی اقتداء کرنے میں واقع ہوئی ہیں، ان کی اسناد سلف کے پاس صحیح نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں کے شیعہ کے گھڑے ہوئے ہیں۔

چوتھی فصل ان حدیثوں اور روایتوں کے بیان میں جو امام کی نعت اور آپ کے احوال کی معرفت اور آپ پر ایمان لانے کے اور آپ کے انکار کے تکفیر کے بیان میں ہیں کہا ابو اسحاق نے فرمایا علیؓ نے جب دیکھا اپنے بیٹے حسنؓ کو پس فرمایا تحقیق یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ نام رکھا اس کا رسولؐ نے اور قریب میں نکالے گا اللہ اس کی صلب سے ایک مرد کو جس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق ہوگا مشابہ ہوگا وہ خُلق میں اور نہیں مشابہ ہوگا پیدائش میں بھرے گا زمین کو عدل و انصاف سے سند سے بیان کیا اس کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اور امام ابو عیسٰی ترمذی نے اپنی جامع میں

ابو عیسیٰ الترمذی فی جامعه والامام ابو
عبد الرحمن النیسابوری فی سننه وروی عن
ابوسعید مولیٰ ابن عباس قال سمعت ابن عباس
یقول قال رسول الله صلعم انی لارجوا ان لا
تذهب الایام واللیالی حتی یبعث الله منا
اهل البیت غلاما شابا حدثا لم تلبسه
الفتن ولم یلبسها یقیم امر هذه الامة
کما فتح هذا الامر بنا ارجوان یختمه الله
بنا اخرجه الحافظ ابوبکر البیهقی فی البعث
والنشور. وروی عن جابر بن عبد الله
رضی الله عنه قال دخل رجل علی ابی جعفر
محمد بن علی رضی الله عنه فقال له اقبض
منی هذه الخمس مائة درهم فانها
زکوٰة مالی فقال له ابوجعفر خذها انت
فضعها فی جیرانك من اهل الاسلام
والمساکین من اخوانك المسلمین ثم اذا
قام مهدینا اهل البیت قسم بالسویة
وعدل فی الرعیة فمن اطاعه فقد اطاع الله
ومن عصاه فقد عصی الله اخرجه الامام
ابوعبد الله نعیم بن حماد فی کتاب الفتن
روی عن جابر قال رایت رسول الله صلعم
فی حجة یوم عرفة وهو علی ناقة القصوی
یخطب فسمعته یقول یا ایها الناس انی
ترکت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا
بعدی کتاب الله وعترتی اهل بیتی وعن
زید بن ارقم قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انی تارك فیکم ما ان تمسکتم
به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الاخر

امام ابوعبدالرحمن نیساپوری نے اپنی سنن میں اور روایت
کی گئی ہے ابوسعید مولیٰ ابن عباسؓ کی روایت سے
کہا سنا میں نے ابن عباسؓ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ
نے بیشک میں امید رکھتا ہوں اس بات کی کہ نہیں
جائیں گے (نہیں ختم ہوں گے) دن اور راتیں یہاں تک
کہ بھیجے گا اللہ ہم اہل بیت سے ایک نوجوان کو جس کو
نہ زمانے کے فتنے آئے ہوں گے نہ وہ فتنوں
میں پڑا ہوگا۔
اس امت کے امر کو قائم کریگا جیسا کہ ابتدا کی گئی ہے اس امر
کی ہم سے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ ختم کرے گا اس امر کو
ہم ہی سے سند سے بیان کیا اسکو حافظ ابوبکر بیہقی نے
بعث ونشور میں اور روایت کی گئی ہے جابر
ابن عبداللہؓ کی روایت سے کہا داخل ہوا ایک آدمی
ابوجعفر محمد بن علیؑ کے پاس پس کہا آپ سے لیجئے مجھ سے
اس پانچ سو درہم کو پس بیشک وہ میرے مال کی زکوٰۃ
ہے پس فرمایا اسکو ابوجعفر نے تو خود اسکو لے اور انکو
صرف کر اپنے اہل اسلام پڑوسیوں مسکینوں اور اپنے مسلمان
بھائیوں میں پھر جب قائم ہوگا ہمارا مہدی اہل بیت تو
تقسیم کریگا سویت کیساتھ اور عدل کریگا رعیت میں پس
جس نے اسکی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی اور جس نے
اسکی نافرمانی کی پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی سند سے بیان
کیا اسکو امام ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں
روایت کی گئی ہے جابرؓ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ کو [illegible]
حج میں عرفہ کے دن اور آپ اپنی ناقہ قصویٰ پر خطبہ پڑھتے
تھے پس میں نے اس خطبہ کو سنا فرماتے تھے اے لوگو میں
چھوڑے ہے تم میں وہ چیز اگر تم اسکو پکڑے رہو اور اسکی پیروی
کرو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے میرے بعد وہ چیز اللہ کی کتاب
اور میری عترت اہل بیت ہے۔ زید بن ارقمؓ سے مروی ہے

كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض و عترتي اهل بيتي ولن يتفرقا ابدا حتي يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما۔ ومن المسلم عن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد الا ايها الناس انما انا بشر مثلكم يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيبه وانا تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي وروى عن علي رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله صلعم امنا المهدي ام من غيرنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل منا يختم الله به الدين كما فتحه بنا اى اظهره باتم الظهور في زمانه واوصل اصحابه في منازل المقربين والصديقين فهم اهل المشاهدة والمعاينة والمكالمة ولكن لا يعرفهم الا الله واوليائه كما قال الله تعالى اوليائي تحت قبائي لا يعرفهم غيري اخرج هذا الحديث جماعة من الحفاظ في كتبهم منهم ابو القاسم الطبراني وابو نعيم الاصفهاني وعبد الرحمن بن حاتم وابو عبد الله نعيم بن حماد وغيرهم قال عليه السلام يخرج في اخر الزمان قوما نامنهم وهم مني وان عاتبتهم اولياء الله قال

کہا فرمایا رسولؐ اللہ نے بیشک میں چھوڑنیوالا ہوں تم میں ایسی چیز اگر تم اس سے دلیل لو گے (اپنی ہر فعل واعتقاد میں) تو ہرگز گمراہ نہونگے میرے بعد ان دونوں میں سے ایک زیادہ بڑی ہے' دوسری سے کتاب اللہ پھیلی ہوئی رسی ہے' آسمان سے زمین تک اور دوسری میرا فرزند (مہدیؑ) میرا اہل بیت ہے اور یہ دونوں (قرآن اور مہدیؑ) ہمیشہ ہرگز جدا نہونگے یہاں تک کہ آئینگے حوض کوثر پر غور کرو کہ تم ان دونوں میں کیونکر خلیفہ ہوتے ہو' یعنے میرے بعد تم انھیں کسطرح مانتے ہو' اچھی طرح یا بری طرح) اور مسلم سے زید ابن ارقمؓ کی روایت سے کہا فرمایا رسولؐ اللہ نے لیکن بعد حمد وصلوٰۃ کے اے لوگو! آگاہ ہو' سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں تمہارے مانند قریب ہے کہ آئے گا میرے پاس میرے رب کا رسول (ملک الموت) میں اس کی دعوت کو قبول کرونگا اور میں تم میں دو نفیس اور اچھی چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں' ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس لے لو تم اللہ کی کتاب کو اور پکڑے رہو' اسکو اور میری اہل بیت کو میں تمہیں اپنی اہلبیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنی اہلبیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں' اور روایت کی گئی ہے علی سے کہا کہا میں نے یا رسولؐ اللہ مہدی ہم سے ہوگا یا ہمارے غیر سے تو فرمایا رسولؐ اللہ نے مہدی ہمارے غیر سے نہ ہوگا بلکہ ہم سے ہوگا ختم کریگا اللہ اس سے دین کو جیسا کہ ابتداء کیا اسکی ہم سے یعنے ظاہر کریگا اسکو پورا ظاہر کرنا اسکے زمانہ میں اور پہنچائیگا اسکے اصحاب کو مقربوں اور صدیقوں کے درجوں میں پس وہ لوگ مشاہدہ والے معائنہ والے اور مکالمہ والے ہونگے لیکن نہیں پہچانیگا انکو کوئی سوائے اللہ اور اسکے اولیاء کے جیسا کہ فرمایا اللہ نے میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہیں انکو میرا غیر نہیں پہچانیگا سند سے بیان کیا اس حدیث کو حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جن میں سے ابو القاسم طبرانی اور ابو نعیم اصفہانی اور عبد الرحمٰن بن حاتم اور ابو عبد اللہ نعیم بن حماد

رجل یا رسول اللہ ما علاماتہم قال علیہ
السلام ہم قوم لیسوا بکثرۃ العلم ولیس
عندہم من کتاب کثیر یتعلمون القرآن
علی کبر سنہم و یتعلمون بالحیلۃ من
حلاوۃ الایمان والسنۃ تثبت فی قلوبہم
من الجبال الرواسی یبعثہم اللہ بالبشریٰ
ویرضیہم بما ہم فیہ و یحشرہم فی زمرۃ
الانبیاء و یرزق العباد بسیہم و یرفع
البلاء بہم ذکر فی مفتاح النجات و سراج
السائرین و قال فی مظہر شرح المصابیح
بصراء راغبین فی الاخرۃ تارکین الدنیا
و یقنعون بقوت یوم فیوم و لا یدخرون
المال انتہیٰ و فی کل زمان قد وجد
جماعۃ من المتوکلین بہذہ الصفۃ
ولکن عامۃ الناس لم یکونوا بہذہ
الصفۃ الا فی زمان للمہدی و ذکر
فی تفسیر النیسابوری تحت قولہ تعالیٰ
فسوف یاتی اللہ بقوم لعل المراد منہ
قوم المہدیٔ و ذکر فی العوارف ما من
ایۃ الا ولہا قوم سیعلمون بہا۔
قال صاحب الزوارف شرح العوارف
مولانا علی بیرو فیفہم من ذلک ان
بعض المعانی لم یخطر ببال الصحابۃ
رضی اللہ عنہم و سیخطر فی قلوب
بعض المشائخ سیما من اصحاب المہدیؑ
وروی عن کعب الاحبار انہ قال انی
لاجد المہدی مکتوبا فی اسفار
الانبیاء علیہم السلام ما فی حکمہ

وغیرہ ہیں اور فرمایا نبیؐ نے ظاہر ہوگی آخری زمانہ میں ایک قوم
ہیں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے اور بیشک انکے عام لوگ
خدا کے دوست ہیں کہا ایک مرد نے یا رسول اللہؐ انکی علامت
کیا ہے تو فرمایاؐ وہ ایسے لوگ ہونگے جن میں علم ظاہری کی کثرت
نہ ہوگی اور انکے پاس بہت سی کتابیں نہیں ہونگی اور وہ
سیکھیں گے قرآن کو باوجود اپنے کبیرسنی کے اور ایمان کی
حلاوت کے ذریعہ اسکی تعلیم پائیں گے اور سنت ثابت
رہے گی ان کے دلوں میں اونچے پہاڑوں کی طرح بھیجے گا۔
اللہ ان کو خوشخبری کے ساتھ اور راضی رکھے گا ان کو اس
حالت میں جس میں کہ وہ ہیں اور حشر کرے گا انکا نبیا کے
زمرہ میں اور رزق دیگا بندوں کو انکے طفیل سے اور اٹھاویگا
بلا کو انکی برکت سے یہ ذکر کیا گیا ہے مفتاح النجات اور
سراج السائرین میں، اور کہا مظہر شرح مصابیح میں بینا لوگ
آخرت کی رغبت رکھنے والے دنیا کو چھوڑنے والے ہیں ہر روز
ایک دن کی قوت پر قناعت کرتے ہیں اور کبھی مال کو جمع کرکے
نہیں رکھتے ہیں انتہی اور متوکلین کی ایک جماعت ایسی صفت
کی پائی گئی، ہر زمانے میں لیکن مہدی کے زمانہ کے سوا دوسرے
زمانوں میں اس صفت سے عام لوگ موصوف نہیں ہوئے،
اور تفسیر نیسا پوری میں اللہ تعالیٰ کے قول فسوف یاتی اللہ
بقوم (پس قریب میں لائیگا اللہ ایک قوم کو) کے تحت ذکر کیا گیا
ہے کہ اس قوم سے شاید مہدی کی قوم مراد ہے اور عوارف میں ذکر
کیا گیا ہے نہیں ہے کوئی آیت مگر اسکے لئے ایک قوم ہے جو قریب
میں اس آیت کا معنیٰ جانینگے، کہا صاحب زوارف شارح عوارف
مولانا علی بیرو نے پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ بعض معانی صحابہؓ
کے دل میں نہیں گذرے اور گذرینگے وہ بعض مشائخین خصوصاً
اصحاب مہدی علیہ السلام کے دلوں میں اور روایت کی گئی ہے۔
کعب احبار سے کہ انہوں نے کہا بیشک میں البتہ پاتا ہوں مہدیؑ
کو لکھا ہوا انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں نہیں ہے اس کے

ظلم ولا عیب اخرجه الامام ابو عمرو
والمقری فی سننه والحافظ ابو عبد الله
نعیم بن حماد وعن سالم الاشل قال
سمعت ابا جعفر محمد بن علیؑ یقول
نظر موسیٰؑ فی السفر الاول الی ما یعطی
قایم آل محمد فقال اللهم اجعلنی
قائم آل محمد فقیل له ان ذلك
من ذریة احمد فنظر فی السفر
الثانی فوجد فیه مثل ذلك فقال
مثل ذلك فقیل له مثل ذلك ثم
نظر فی السفر الثالث فرای مثله فقال
مثله فقیل له مثل ذلك منقول من
الباب الثالث من عقد الدرر وعن
علی بن الهذیلی عن ابیه قال دخلت
علی رسول الله صلعم وهو فی الحالة
التی قبض فیها فاذا فاطمة عند
راسه والحدیث طویل ذکر فی آخره
یا فاطمة والذی بعثنی بالحق ان منها
مهدی هذه الامة اذا صارت الدنیا
هرجا ومرجا وتظاهرت الفتن و
انقطعت السبل واغار بعضهم بعضا
فلا کبیر یرحم صغیرا ولا صغیر
یوقر کبیرا فیبعث الله عند ذلك
منها من یفتح حصون الضلالة و
قلوبا غلفا یقوم بالدین فی آخر
الزمان کما قمت به فی اول الزمان
اخرجه الحافظ ابو نعیم الاصفهانی

حکم میں ظلم اور نہ عیب سند سے بیان کیا اسکو امام ابو عمرو مقری
نے اپنی سنن میں اور حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے اور
سالم اشل سے مروی ہے کہا سنا میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے
فرماتے تھے دیکھا موسیٰؑ نے اپنے پہلے سفر میں (پہلی کتاب میں)
اس چیز کو جو دیے جاتے ہیں قائم آل محمد (مہدیؑ) پس کہا
اے اللہ تو بنا دے مجھے قایم آل محمد پس آپ سے کہا گیا کہ وہ
تو احمد کی اولاد سے ہوگا پس دیکھا آپ نے سفر ثانی میں پس
پایا اس میں مثل اسی کے پس کہا مثل اسی کے پھر نظر
کیا سفر ثالث میں پس دیکھا مثل اسی کے پس کہا مثل
اسی کے پس کہا گیا آپ سے مثل اسی کے یہ روایت عقد
الدرر کے تیسرے باب سے نقل کی گئی ہے اور علی ابن
ہذیلی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ کی روایت
سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے پاس اور آپ
اس حالت میں تھے جس حالت میں کہ آپ کی روح مبارک
قبض کی گئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ بی بی فاطمہؓ آپ
کے سرہانے ہیں اور حدیث طویل ہے، اس حدیث کے
آخر میں ذکر کیا گیا ہے اے فاطمہؓ قسم ہے اس ذات
کی جس نے مجھے بھیجا حق کے ساتھ کہ اس امت کا
مہدی اسی سے ہے (فاطمہؓ سے ہے) جب کہ ہو جائیگی
دنیا غل غول اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور راستے
کٹ جائیں گے، ایک دوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ
بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا
پس بھیجے گا ایسے وقت میں اللہ اس امت میں سے اس
شخص کو جو فتح کرے گا گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں
کو قائم کرے گا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قایم کیا
میں نے اس کو اول زمانہ میں سند سے بیان کیا اس کو
حافظ ابو نعیم اصفہانی نے اور روایت کی گئی ہے

وروی عن کعب الاحبار قال المهدی[1] خاشع للہ کخشوع النسر جناحیه رواه الامام ابو محمد الحسین فی کتابه المصابیح واخرجه الامام ابو عبد اللہ نعیم بن حماد وروی عن الحارث بن المغیرة البصری قال قلت لابی عبد اللہ الحسین بن علی[2] بای شئ یعرف الامام المهدی قال بالسکینة والوقار فقلت وبای شئ قال بمعرفة الحلال والحرام وبحاجة الناس الیه ولا یحتاج الی احد. وروی عن عبد اللہ الحسین بن علی[2] انه قال لو قام المهدی لانکره الناس لانه یرجع الیهم شابا موفقا بالخیر فان من اعظم البلیة ان یخرج الیهم شابا وهم یحسبونه شیخا کبیرا. وذکر فی مظهر شرح المصابیح قال النبی[3] المهدی رجل عزیز لا یعرفه الا العارفون وقال ابن سیرین فی تعریف المهدی علیه السلام هو افضل علی بعض الانبیاء ویعدل النبی اخرجه الحافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد

کعب احبار سے کہا کہ مہدی[1] مراقبہ کرنے والا ہے خاص خدا کے لئے مانند سر جھکائے رہنے گدھ کے اپنے دونوں پروں میں، روایت کیا اس کی امام ابو محمد حسین نے اپنی کتاب مصابیح میں اور سند سے بیان کیا اس کو امام ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے اور روایت کی گئی ہے حارث ابن مغیرہ بصری کی روایت سے کہا میں نے ابو عبد اللہ حسن ابن علیؓ سے کہا کس چیز سے پہچانا جائے گا امام مہدی تو فرمایا سکون اور وقار سے، پس میں نے کہا اور کس چیز سے تو کہا حلال و حرام کی معرفت سے اور محتاج الیہ ہونے سے لوگوں کے اور نہیں محتاج ہوگا وہ کسی کا، اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ حسین ابن علیؓ سے آپ نے فرمایا اگر قائم ہوگا مہدی تو لوگ اس سے انکار کرینگے کیونکہ وہ رجوع ہوگا ان کی طرف اس حال میں کہ جوان ہے توفیق دیا ہوا ہے کیونکہ بڑی بلا یہ ہے کہ وہ نکلے گا انکی طرف اس حال میں کہ جوان ہوگا اور سمجھیں گے کہ وہ ہوگا بہت بوڑھا اور ذکر کیا گیا ہے مظہر شرح مصابیح میں کہا نبیؐ نے مہدی مرد عزیز ہے نہیں پہچانیں گے اسکو مگر عارفین، اور کہا ابن سیرینؒ نے مہدی کی تعریف میں وہ افضل ہوگا بعض انبیاؑ سے اور مساوی ہوگا ہمارے نبی کے سند سے بیان کیا اسکو حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں اور روایت

---

[1] حضرت میاں سید حسین عالمؒ شارح سراج الابصارؒ نے اس روایت کا فارسی ترجمہ یہ فرمایا ہے۔ گفت کہ مہدی مراقبہ کنندہ است مرخدای را مانند مراقبہ کردن کرگس در ہر دو بال خود یعنے چنانچہ کرگس دائم سر او در ہر دو پر خویش انداختہ می نشیند ہمچنان مہدیؑ سر خود در گریبان انداختہ برائے ذکر خدا می نشیند و بنشاند (ملاحظہ ہو شرح سراج الابصار)

ترجمہ: کہا کہ مہدی مراقبہ کرنے والا ہے خاص خدا کے لئے مانند سر جھکائے رہنے گدھ کے دونوں پروں میں یعنے جس طرح کہ گدھ ہمیشہ اپنے سر کو اپنے دونوں پروں میں ڈالا ہوا بیٹھتا ہے، اسی طرح مہدی بھی اپنا سر گریبان میں ڈالا ہوا خدا اسکے ذکر کے لئے بیٹھتا ہے اور بٹھاتا ہے۔

[2] ابو منصور عبد الملک بن محمد الثعالبی نے جنکی وفات ۴۲۹ھ

فی کتاب الفتن۔ وروی عن حذیفة
قال علیه السلام لو لم یبق من الدنیا
الا یوم واحد لیبعث الله فیه رجلا من
اهل بیتی اسمه اسمی وخلقه خلقی
اخرجه نعیم بن حماد۔ وروی عن
عبد الله ان رسول الله صلعم قال
لا تذهب الدنیا حتی یلی امتی رجل
من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی و
فی روایة اخری لو لم یبق من الدنیا
الا یوم واحد لطول الله ذلك الیوم
حتی یبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی
یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم
ابی وکنیته کنیتی یملاء الارض قسطا
وعدلا کما ملئت جورا وظلما و
روی عن طاؤس قال علامة المهدی
ان یکون شدیدا علی العمال ورحیما
بالمساکین۔ وروی عن عبد الله بن
عطا قال سألت ابا جعفر محمد بن علی
فقلت اذا خرج المهدی بای سیرة
یسیر قال یهدم ما قبله کما صنع
رسول الله صلعم ویستانف الاسلام
جدیدا کذا فی عقد الدرر ای
یهدم البدع وما اخطاء المجتهدون
فیه من العملیات والاعتقادیات

کی گئی ہے حذیفہؓ کی روایت سے فرمایا نبیؐ نے اگر نہ باقی رہے
دنیا سے مگر ایک دن تو البتہ مبعوث کرے گا اللہ اس میں
ایک مرد کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرا نام ہے اور
اس کا خُلق میرا خُلق ہے سند سے بیان کیا اسکو نعیم بن حماد
نے اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ نے
فرمایا نہیں ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ والی ہوگا میری امت
کا ایک مرد میری اہل بیت سے موافق ہوگا اس کا نام
میرے نام سے اور دوسری روایت میں ہے اگر نہ باقی رہے
دنیا سے مگر ایک دن البتہ دراز کرے گا اللہ اس دن کو
یہاں تک کہ مبعوث کرے گا اللہ اس میں ایک مرد کو میری
اہل بیت سے موافق ہوگا اس کا نام میرے نام سے اور
اسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہے اور اسکی کنیت
میری کنیت ہے بھرے گا وہ زمین کو عدل اور انصاف
سے جیسا کہ بھری گئی جور و ظلم سے اور روایت کی گئی
ہے طاؤسؒ سے کہا مہدی کی علامت یہ ہے کہ وہ حکام
کے مقابلہ میں سخت ہوگا اور مسکینوں پر مہربان ہوگا
اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ ابن عطا سے کہا میں نے
ابوجعفر محمد بن علیؓ سے پوچھا اور میں نے کہا کہ جب مہدی
ظاہر ہوگا تو کس سیرت پر ہوگا تو فرمایا اپنے ماقبل کی چیزوں
کو گرادے گا جیسا کہ کئے تھے رسول اللہ اور اسلام کو از سر نو
تازہ کرے گا" اسی طرح عقد الدرر میں ہے یعنی بدعتوں
کو گرادے گا اور مجتہدین عملیات و اعتقادیات میں
جو کچھ خطا کئے ہوں گے ان کو بھی گرادے گا اور
روایت کی گئی ہے علی ابن ابی طالبؓ کی روایت سے

(بقیہ نوٹ) ہوئی ہے اپنی کتاب فقہ اللغت و سر العربیہ میں لکھا ہے جب تک آدمی تیس اور چالیس برس کے درمیان
رہتا ہے اسکو شاب کہتے ہیں اور چالیس کے بعد ساٹھ برس پورے ہونے تک اسکو کہل کہتے ہیں اور حضرت مہدی نے چالیس سال
کی عمر شریف میں دعوت شروع فرمائی۔ ۱؎ یعنے باعتبار عقل و فراست و علم و دانش و بینش مہدی کو بہت بوڑھا سمجھیں گے۔

وروی عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه
فی قصة المهدی ؑ قال ولا یسترك بدعة
الا ازالها ولا سنة الا اقامها کذا
فی عقد الدرر۔ وذکر فی فتوحات المکی
قال علیه السلام المهدی منی اجلی
الجبهة اقنی الانف مقرون الحاجبین
انه یقفوا اثری ولا یخطی۔ ایضا قال فیه
واذا حکم بغیر مذهبهم یعتقدون
انه علی الضلالة فی ذالك الحکم لا
نهم یعتقدون ان زمان الاجتهاد
قد انقطع وان لا یوجد بعد ائمتهم
احد له درجة الاجتهاد ولولا
ان السیف بیده لا فتی الفقهاء
بقتله وان کان ذا مال اوسلطان لا
نقاد الفقهاء الیه طمعا فی ماله و
خوفا من سلطانه۔ و قال فی تفسیر
المدارك تحت قوله تعالی وجعلنا
بعضکم لبعض فتنة ای جعلناك
فتنة لهم لانك لو کنت صاحب الجنان
والکنوز لکان طاعتهم لك للدنیا
اوممزوجة بالدنیا وانما بعثناك
فقیرا لیکون طاعة من یطیعك خالصة
لنا و قال القرطبی و قد تواترت الاخبار
واستفاضت بکثرة رواتها عن النبی
علیه السلام فی حق المهدی۔ و قال
علیه السلام من انکر المهدی فقد کفر۔
هذا الحدیث مذکور فی طبقات الفقهاء

قصہ میں مہدیؑ کے فرمایا اور نہیں چھوڑے گا کسی بدعت کو
مگر زائل کرے گا اس کو اور نہیں چھوڑے گا کسی سنت کو
مگر قائم کرے گا اسکو اسی طرح عقد الدرر میں ہے اور ذکر
کیا گیا ہے فتوحات مکی میں فرمایا نبیؑ نے مہدی مجھ سے ہے
روشن پیشانی والا' اونچی ناک والا' پیوستہ ابرو والا
بے شک وہ میرے نقش قدم پر چلے گا خطا نہیں کرے گا
نیز کہا اسی میں (فتوحات مکی میں) اور جب حکم کرے گا
مہدی ان کے عمل کے خلاف تو وہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ
گمراہ ہے اس حکم میں کیوں کہ وہ لوگ اعتقاد کرینگے کہ
اجتہاد کا زمانہ ختم ہوگیا ہے اور یہ کہ ان کے اماموں
کے بعد کوئی ایسا نہیں پایا جائے گا کہ اسکے لئے اجتہاد
کا درجہ ہو' اور اگر یہ بات ہوتی کہ اللہ کی تلوار اسکے
ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیتے
اگر مہدی صاحب مال یا صاحب سلطنت ہوتا تو فقہا
مال کے حرص اور اس کی سلطنت کے خوف سے اس
کے مطیع ہوجاتے' اور تفسیر مدارک میں کہا ہے تحت
قول اللہ تعالےٰ کے وجعلنا بعضکم لبعض فتنة
اور ہم نے بنایا بعض کو تم میں سے بعض کے لئے فتنہ
یعنے اے محمد بنایا ہم نے تجھ کو فتنہ ان کے لئے کیونکہ
اگر تیرے پاس باغات اور خزانے ہوتے تو انکی اطاعت
تیرے لئے دنیا کی خاطر ہوتی' اور دنیا ملنے کے لئے
ہوتی اور ہم نے تجھ کو فقیر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ جو شخص
تیری اطاعت کرے تو اس کی اطاعت خالص ہمارے لئے
ہو' اور قرطبی نے کہا ہے اور اخبار متواتر آئی ہیں'
اور پھیل گئی ہیں کثرت روایت کی وجہ سے نبیؐ کی
روایت سے حق میں مہدی کے' اور نبیؐ نے جس نے
مہدی کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوگیا یہ حدیث

و قال علیه السلام من انکر خروج المهدی فقد کفر بما انزل علی محمد علیه السلام و من انکر نزول عیسیٰ فقد کفر و من انکر خروج الدجال فقد کفر بهذه الاحادیث مذکورة فی فصل الخطاب۔ و اورد الامام ابو بکر ن الاسکاف فی فوائد الاخبار من کذب بالمهدی فقد کفر و هکذا اورد الامام ابوالقاسم السهیلی و فی تفسیر الدیلمی تحت قوله تعالیٰ أفمن کان علی بینة من ربه الآیة فقال الذی علی بینة من ربه فهو النبی ثم الولی الذی یستقرأ من الله تعالیٰ ما یشکل علیه فیجیبه ربه جل وعلا یسمع منه فهو الذی علی بینة من ربه۔ و قال ابو محمد ن النصرآبادی فی تفسیر کاشف المعانی تحت قوله تعالیٰ و اذ اخذ الله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به و لتنصرنه الآیه قوله مصدق لما معکم من الاقوال والافعال والاحوال بحکم الکتاب ای موافق له باعماله واحواله واقواله بهذه الآیة و ان نزلت لتصدیق نبینا علیه الصلوٰة والسلام فی القرآن لکن حکمها کان جاریا فی الانبیاء من قبله حیث جعل الشیخ ابو منصور ن الماتریدی رضی الله عنه

مذکور ہے طبقات الفقہا میں، اور فرمایا نبیؐ نے جس نے انکار کیا مہدی کے خروج کا تو وہ کافر ہو گیا اس چیز کا جو اتاری گئی محمدؐ پر اور جس نے انکار کیا نزول عیسیٰ کا تو وہ کافر ہو گیا اور جس نے انکار کیا خروج دجال کا تو کافر ہو گیا یہ حدیثیں مذکور ہیں فصل الخطاب میں اور لایا ہے ابو بکر اسکاف نے فوائد الاخبار میں جس نے جھٹلایا مہدی کو کافر ہو گیا اور اسی طرح لایا ہے امام ابوالقاسم سہیلی نے اور تفسیر دیلمی میں ہے تحت قول اللہ تعالیٰ کے افمن کان علی بینة من ربه الخ پس کیا جو اپنے رب کے بینہ پر ہے وہ نبیؐ ہے پھر وہ ولی ہے جو اللہ سے حاصل کرتا ہے ہر اس بات کو جو اسکو مشکل نظر آتی ہے پس اس کو اللہ بزرگ و برتر بتا دیتا ہے وہ اللہ سے سنتا ہے پس وہ بھی اپنے رب کے بینہ پر ہے اور کہا ابو محمد نصرآبادی نے تفسیر کاشف المعانی میں تحت قول اللہ تعالیٰ کے اور جب لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرتا ہوا اس چیز کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اسکو مانو گے اور اسکی مدد کرو گے الخ قول اسکا مصدق لما معکم سے مراد من الاقوال والافعال والاحوال بحکم الکتاب ہے یعنے وہ رسول اپنے اقوال اور افعال اور احوال میں حکم کتاب کے موافق ہے اگرچہ کہ یہ آیت قرآن میں ہمارے نبیؐ کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم آپ سے پہلے انبیاء سابقین پر جاری تھا چنانچہ ابو منصورؒ نے مصدق لما معکم کی تفسیر مصدق لجمیع الانبیاء والمرسلین کی ہے، وہ رسول تمام انبیاء و مرسلین کی تصدیق کرنیوالا ہوتا ہے پس کوئی نبی اور کوئی امتی

مصدقا لجميع الانبياء والمرسلين فما
من نبي ولا امة الا كان مامورا بموجبه
ومقتضاه وكان الامر فيهم اذا
اتاهم رجل صالح موافقا في الاقوال
والافعال والاحوال للانبياء الماضية
والحالية ثم ادعى النبوة وجب عليهم
ان يقبلوه ثم من كان من الامة
شاكا مرتابا يطلب المعجزة فمن آمن
قبل روية المعجزة كان ايمانه اقوى
الايمان كايمان ابي بكرؓ لان الاصل
في امر النبوة هو الاخلاق واما المعجزة
فقد تعارضها السحر اي تشابهها
في كونهما خارقين لا وقوعا فلذلك
من لم يومن بالاخلاق جعل المعجزة
سحرا فلم يومن ابدا واما في امة محمدؐ
صلى الله عليه وسلم اذا كان ولي موصوفا
باخلاق الانبياء عليهم السلام في كمال
الولاية ثم جاء بخطاب من الله ورسوله
واخبر عن حاله باذن من الله ممكنا
بحيث لا يستقبحه الشرع وجب على
الخلق ان يقبلوه ولا يجوز تكذيبه اذ
لم يظهر على لسانه شطح قبل ذلك و
يكون سكره ممتزجا بالصحو والصحو
غالب لا سكرا محضا فكان تكذيبه
كتكذيب احد من الانبياء لان في
تكذيبه تكفيره وتكفير المومن الصالح
كفر لا يخفى وكان اخباره من الله بواسطة
روح رسول الله دليلا قطعيا فيسقط

نہیں مگر یہ کہ وہ اس آیت کے موجب اور مقتضاء پر
ماموررہا۔
پس جب ان کے پاس
کوئی مرد صالح اقوال وافعال واحوال میں انبیاء گذشتہ
وحالیہ کے موافق ہو کر آتا، اور پھر نبوت کا دعوی کر
تو ان پر اس کا قبول کرنا واجب ہوجاتا تھا پھر امت سے
جو شخص شک و شبہ کرنے والا ہوتا ہے تو معجزہ طلب
کرتا ہے اور جو شخص معجزہ دیکھنے سے پہلے ایمان لاتا ہے
تو اسکا ایمان قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند ایمان
ابو بکرؓ کے اس لئے کہ اصل چیز امر نبوت کے قبول کرنے میں
مدعی کے اخلاق ہیں لیکن معجزہ کہ متعارض ہوتا ہے اسکا
سحر یعنے معجزہ اور سحر دونوں خارق ہونے کی حیثیت
سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن واقع میں نہیں لہذا جو شخص
اخلاق کو نہیں مانتا معجزے کو سحر سے منسوب کرتا ہے،
پس نہیں ایمان لاتا ہمیشہ اور لیکن امت محمدیہ میں جب
کوئی ولی موصوف ہو اخلاق انبیاء علیہم السلام سے
کمال ولایت میں پھر وہ (ولی اپنے دعوی خلافت و
مہدیت پر) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے خطاب
لاوے (یہ کہے کہ مجھے اللہ کا یہ حکم ہو رہا ہے اور رسول اللہؐ
نے مجھے یہ فرمایا ہے اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے
اس حال میں کہ وہ ممکن ہو اور اس حیثیت سے ہو کہ شریعت
اسکو برا نہ سمجھے تو خلق پر واجب ہے کہ اس کو (اسکے دعوی کو)
قبول کرے اور اسکی تکذیب جائز نہیں کیونکہ اسکی زبان پر
اس سے پہلے (دعوی سے پہلے) شرع کے خلاف کوئی بات
ظاہر نہ ہوئی ہوگی اور اسکا سکر حالت ہشیاری سے مخلوط
اور ہشیاری اس پر غالب ہوگی سکر محض نہ ہوگا (جذبہ حق
میں محض مست نہ ہوگا) پس اسکی تکذیب انبیاء میں سے
کسی ایک کی تکذیب ہوگی کیونکہ اسکی تکذیب میں اسکی

الدلیل الظنی اذا تعارضہ لان من وصل ھٰذا المقام لا یفتری علی اللہ الکذب فکان ذاتہ واجب التصدیق لان وجوب تصدیق الانبیاء لم یلزم الا للخصال المحمودۃ الموافقۃ لخصال الانبیاء الماضیۃ فکانت الخصلۃ علۃ لوجوب التصدیق و ذالک موجود فی ھٰذا الولی فیدور الحکم علیہ و ذالک من اصول الفقہ الحنفیۃ الیٰ ھنا کلامہ و قال صاحب التاویلات تحت تفسیر قولہ تعالیٰ. لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتیٰ تاتیھم البینۃ الاٰیۃ قولہ ثم یتفقون علیٰ ان لا ننفک عما نحن فیہ حتی یخرج النبی الموعود فی الکتابین المامور باتباعہ فیھما فنتبعہٗ علی الحق علیٰ کلمۃ واحدۃ کما علیہ الاٰن بعینہ حال ھٰؤلاء المتعصبین من اھل المذاھب المتفرقۃ و انتظارھم خروج المھدی فی اٰخر الزمان و وعدھم علیٰ اتباعہ متفقین علیٰ کلمۃ واحدۃ و لا احسب حالھم الا حال اولٰئک و اذا خرج اعاذنا اللہ من ذٰلک فحکی اللہ قولھم و بین انھم ما تفرقوا تفرقا قویا و ما اشتدت اختلافھم و تعاندھم الا من بعد ما جاءتھم البینۃ

تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر ہے جو ایک واضح بات ہے اور اسکا اللہ کی طرف سے خبر دینا بذریعہ روح رسول اللہ کے دلیل قطعی ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی سے جب دلیل ظنی متعارض ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام کو پہنچتا ہے تو اللہ پر جھوٹ کہہ کر بہتان نہیں باندھتا ہے پس اسکی ذات واجب التصدیق ہوگی کیونکہ انبیاءؑ کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا، مگر ان ہی محمودہ خصال کی وجہ سے جو انبیاء سلف کے خصال کے موافق ہیں، پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق کی علت ہوگی اور وہ یعنے محمودہ خصلت اس ولی (مدعی مہدیت) میں موجود ہے پس تصدیق کے واجب ہونیکا حکم اسی پر دورکریگا (مدعی مہدیت کی تصدیق واجب ہوگی) اور یہ امر جو مذکور ہوا، فقہ حنفیہ کے اصول میں سے ہے یہانتک ہے کلام امام ابو محمد نصرآبادیؒ کا اور کہا صاحب تاویلات نے اللہ تعالےٰ کے قول کی تفسیر کے تحت، نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کہ باز آتے یہانتک کہ آیا انکے پاس بینہ الخ مفسر کا قول ہے کہ پھر وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے کہ ہم جس دین میں ہیں اُس سے علیحدہ نہیں ہونگے یہانتک کہ وہ نبی ظہور کرے جسکا وعدہ کیا گیا ہے اور جسکی اتباع پر توریت اور انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم حق پر ایک کلمہ پر رہکر اسکی اتباع کریں گے اب بعینہ (ان بہتر فرقوں والے) متفرق اہل مذہب متعصبین کا حال ہے اور انکا انتظار آخری زمانہ میں مہدی کے نکلنے کے متعلق اور انکا وعدہ کرنا مہدی کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق رہینگے اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان (بہتر فرقوں) کے حال کو مگر حال ان ہی فرقوں کا جو یہود و نصاریٰ و مشرکین سے مذکور ہوئے اور جبکہ مہدی ظاہر ہو جائیگا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے بچائے پس حکایت کیا اللہ نے انکے قول کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے قوی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا انکا اختلاف اور انکی آپس کی دشمنی مگر بعد اسکے کہ آگیا انکے پاس بینہ (حجت

بخروجه لان كل فرقة بل كل
شخص توهم انه يوافق هواه
ويصوب رايه لاحتجاجه بدينه
فلما ظهر خلاف ذلك ازداد
كفره وعناده واشتدت
شكيمته وضغينته انتهى وايضاً
قوله تحت الاية الم قسما
وجوابه محذوف وهو لانه
مبين لذلك الكتاب الموعود
على السنة الانبياء وفي كتبهم
انه يكون مع المهدي في اخر
الزمان لا يعلمه كما هو الا هو
كما قال عيسى عليه السلام نحن
ناتيكم بالتنزيل واما التاويل
فياتي به الفارقليط في اخر
الزمان وقال امام البيهقي في شعب
الايمان اختلف الناس في امر المهدي
فتوقف جماعة (لوفور ديانتهم) واحالوا
العلم الى عالمه واعتقدوا انه واحد من ولد
فاطمة بنت رسول الله صلعم يخلقه الله متى
شاء ويبعثه نصرة لدينه وقال امام
سعد الدين تفتازاني في شرح المقاصد
فذهب العلماء الى انه امام عادل من ولد
فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم

واضح یعنے ولایت) مہدی کے خروج کے سبب سے کیونکہ
ہر فرقہ بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے کہ مہدی اسکی خواہش کے
موافق ہوگا اور اسکی رائے کو درست ٹھیرائے گا' اسکا وہم
کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ سے دین حق
سے پردہ میں ہے پس جب مہدیؑ اسکے خلاف میں ظاہر ہوگا
اسکا کفر اور اسکا عناد بڑھ جائیگا اسکا کینہ اور حسد سخت
ہوجائیگا انتہی) اور نیز قول صاحب تاویلات کا تحت آیۃ
الٓمٓ اس حال میں کہ وہ قسم ہے اور اس کا جواب محذوف
ہے اور وہ اس وجہ سے کہ ہم قریب میں بیان کرینگے اس
کتاب (قرآن) کو جس کا وعدہ انبیا کی زبانوں پر کیا گیا ہے
اور انکی کتابوں میں یہ ہے کہ قرآن مہدی کے ساتھ ہوگا آخری
زمانہ میں اور نہیں جانے گا قرآن کو جیسا کہ اسکو جاننے کا
حق ہے مگر مہدی جیسا کہ فرمایا عیسیٰ نے کہ ہم تمہارے پاس
تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائے گا
اسکو فارقلیط (مہدی) آخری زمانہ میں اور فرمایا امام
بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدی کی علامتوں کے بابت
میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت نے توقف
کیا اپنی کثرت دیانت کی وجہ سے اور (علامات کے علم کو حوالہ
کیا اسکے عالم کے (خدائے تعالیٰ کے) اور اسبات کی معتقد ہوگئی
کہ مہدی ایک شخص ہے فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد سے اسکو
پیدا کرے گا اللہ جب چاہے گا اور مبعوث کریگا اسکو اپنے دین
کی نصرت کے لئے اور فرمایا امام سعد الدین تفتازانی رحؒ نے
شرح مقاصد میں کہ علماء اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ
ہے کہ مہدی امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد سے

محمد بن خان نے اپنی مؤلفہ کتاب ہدیہ مہدویہ میں شروع سے آخر تک حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزمان
خلیفۃ الرحمن خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ جونپوری لکھا ہے حالانکہ مخالفین بھی مشہور و معروف علماء و فضلاء نے
حضرت مہدیؑ کے سید ہونے کی شہادت دی ہے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ " بعض علماء وقت خصوصاً شیخ الاسلام

یخلقه الله متی شاء و یبعثه نصرة لدینه۔ مانند ایں بسیار اخبار و اقوال	اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا مہدی کو جب چاہے گا دین کی نصرت کے لئے اور اس کے مانند بہت سے اخبار اور اقوال

(بقیہ نوٹ) مولانا عبداللہ سلطان پوری کو حضرت شیخ داؤد سے سخت حسد و عناد تھا سبب اس کا یہ تھا کہ شیخ موصوف پر میر سید محمد جونپوری کی نسبت منکشف ہوا تھا کہ وہ (سید محمد جونپوریؒ) کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج مقامات علیہ میں سے ہیں" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۳ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۰)۔

نیز لکھا ہے کہ" مولانا جمال الدین نے ایک کتاب تحریر کی اور اس میں دلائل و شواہد قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری کی ولایت حق ہے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۳ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۰)۔

نیز لکھا ہے کہ" میرا خیال یہ ہے کہ سید محمد اپنے اس دعوی میں سچے تھے کہ مہدی ہیں" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۶)۔

نیز لکھا ہے کہ" اکثر اہل اللہ اور علماء حق کی نسبت منقول ہے کہ سید محمد جونپوری اور ان کی جماعت سے حسن ظن رکھتے تھے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۴)۔

نیز لکھا ہے کہ" حضرت شاہ ولی اللہ کا قول شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایک مکتوب میں نقل کیا ہے کہ سید محمد عالم حق اور واصل باللہ تھے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرہ مہدویہ صفحہ ۲۴)۔

نیز لکھا ہے کہ" ملا عبدالقادر بدایونی ۹۱۱ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ دریں سال میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہٗ از اعاظم اولیاء کبار کہ دعوی مہدیت از سر برزدہ بود هنگام مراجعت از مکہ معظمہ بجانب ہندوستان در بلدہ فراہ داعی حق را لبیک فرمود (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۹ و ۲۰)۔

نیز لکھا ہے کہ" شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہر کہ ما لیکہ محمد رسول اللہ صلعم داشت و رسید سید محمد را نیز بود فرق ہمیں است کہ آنجا باصالت بود و اینجا بہ تبعیت و تبعیت رسول بجای رسیدہ کہ ہمچو شدہ (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۰)۔

مذکورۂ بالا مشہور و معروف علماء و فضلاء غیر مہدویہ نے نہ صرف حضرت مہدی علیہ السلام کے سید ہونے کی شہادت دی ہے بلکہ آپ کے "کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج و مقامات علیہ میں سے ہونے" آپ کی ولایت کے

ـہ فقرہ ہذا " اکثر اہل اللہ اور علماء حق سید محمد جونپوری اور ان کی جماعت سے حسن ظن رکھتے تھے" سے ظاہر ہے کہ علماء دنیا حضرت سید محمد جونپوریؒ سے بیحد حسد و عناد رکھتے تھے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ" علماء دنیا نے اس جماعت (مہدویہ) کے استیصال پر کمر باندھی اور سید محمد کی نسبت اعتقاد مہدیت وغیرہ کو بنیاد تکفیر قرار دیا۔ سید موصوف کے انتقال کے بعد انکی (سید محمد کی) جماعت اور زیادہ پھلی پھولی اور بڑے بڑے اہل اللہ اس میں (جماعت مہدویہ میں) داخل ہوئے" (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرہ مہدویہ صفحہ ۲۹)۔

یا حالِ امام علیہ السلام موافق آمدند البتہ بوجہی موافقت دارند بالفرض اگر چیزے بہیچ وجہ موافق نیاید معطل است	امام کے حال کے ساتھ موافق آئے ہیں البتہ ایک وجہ سے موافقت رکھتے ہیں بالفرض اگر کوئی چیز کسی وجہ سے موافق

(بقیہ نوٹ) حق ہونے، آپ کے دعوی مہدی میں سچ ہونے، آپ سے اور آپ کی جماعت مہدویہ سے اکثر اہل اللہ اور علماء حق حسن ظن رکھنے، آپ کے عالم حق اور واصل باللہ ہونے، آپ کے دعوی مہدیت کرنے اور آپ کے ہمسر رسولؐ ہونے" کی شہادت دی ہے۔

اور مولوی خواجہ محمد عباد اللہ صاحب بی۔اے اختر امرتسری نے اپنی مولفہ کتاب مشاہیر الاسلام میں" سید محمد جونپوری" کی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ

" ہمارے ہیرو کے حسب و نسب کی تحقیق اس لئے ضروری ہے کہ مہدی کی سیادت دعوی مہدیت کی ایک زبردست شہادت ہے، دنیائے اسلام میں آج تک یہ ایک مشہور و معروف پیشگوئی ہے جو آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیجاتی ہے کہ آپ نے فرمایا" المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ" (ابوداؤد) اور اسی طرح کی اور بھی بیشمار پیش گوئیاں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی سیّد ہوگا اگرچہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ان بیشمار پیشگوئیوں میں جنھیں غلطی سے احادیث نبوی سمجھا گیا ہے اور ایسی روایتیں بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی بنو عباس سے ظاہر ہوگا یا علوی ہوگا لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان[1] ایسے مہدی کے منتظر رہے ہیں، جو سید ہو چونکہ ہمارا مضمون صرف تواریخی واقعات کا تذکرہ ہے اس لئے ہم اس امر پر بحث نہیں کرتے کہ فی الحقیقت مہدی کس قوم اور کس حسب و نسب کا ہوگا صرف ایک عام خیال کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہی ہے کہ مہدی کا فاطمی ہونا ضروری ہے، ہمارا ہیرو سید تھا متعصب[2] مورخین نے اس کے دعوی مہدیت کو باطل ثابت کرنے کے لئے اس کی سیادت سے انکار کیا ہے لیکن معتبر مورخین کی شہادت سے ان کی کافی تردید ہوتی ہے ابوالقاسم فرشتہ علامہ ابوالفضل مولف آئین اکبری اور سید غیاث الدین مولف سیر المتاخرین نے صاف صاف الفاظ میں اسے میر سید محمد جونپوری لکھا ہے۔ اول الذکر دو مورخ یعنے فرشتہ ابوالفضل اگرچہ محمد کے ہمعصر نہیں تھے لیکن محمد کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوا تھا چونکہ ان مورخین نے جو کچھ لکھا ہے نہایت تحقیق سے لکھا ہے، اس لئے اس میں کچھ شک وشبہ نہیں کہ محمد صحیح النسب سید تھا" (ملاحظہ ہو مشاہیر الاسلام)۔

پس متذکرہ بالا مشہور و معروف علماء و فضلا غیر مہدویہ کی شہادت سے ثابت ہے کہ زماں خاں نے اپنی ساری کتاب میں حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ جونپوری لکھ کر آپ کے دعوی مہدیت کو جھٹلانے کی جسقدر کوشش کی ہے نحو ہے گرنہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

---

[1] خواجہ محمد عباد اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر رہے ہیں جو سید ہو، یہ نہیں لکھا کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو سید ہو۔ پس خواجہ صاحب کے قول سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے انتظار کے موافق سید محمد مہدی کا ظہور ہو چکا اب انتظار بیکار ہے۔

[2] مثلاً زماں خاں وغیرہ۔ ١٢

کما یعلل المجتہدون من الاحادیث
والآیات التی حکمھا بخلاف المحکمات
ویعتقدون انھا منسوخۃ
ودیگر وجہ تعلیل بحکم آن کہ اذا تعارضا
تساقطا فما بقی منھا الا ما قیل
فی تفسیر النیسابوری فی بحث البسملۃ
قلنا اذا تعارضت الروایتان
فالترجیح للمثبت لا للنافی۔ و
فی الکتب تحت قولہ تعالیٰ ما
کذب الفؤاد ما رأی ثم ابن
عباس اثبت ما نفاہ غیرہ
والمثبت مقدم علی النافی وقال
فی شرح الحسامی قال الکرخی
المثبت اولیٰ لان المثبت یعتمد
الدلیل لا محالۃ بخلاف النافی
فکان اقرب الی الصدق ولھذا
قبلت الشھادۃ علی الاثبات
دون النفی انتھی وکذا بعضے می آرند کہ
دلیل مثبت منتفی سازد حکم دلائل نافیہ را
والقرینۃ علی کونھا ظاھرۃ
مثلاً اکثر خلائق قرار دادہ باشند
کہ ہلال عید فطر شب فردا است و
قرار یک دو کس بشب امروز باشد پس وقتی کہ
ہمچنیں بوقوع پیوست گمان دیگر خلائق برطرف
افتاد وکذا اخبار ظنیہ ہر آں خبرے کہ بعمل رسد

نہ آوے تو اسکی علت بیان کیگئی ہے جیسا کہ علت بیان کرتے
ہیں مجتہدینؒ اُن احادیث و آیات کی جن کا حکم محکمات کے
خلاف میں بیان کیا گیا ہے اور اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ منسوخ
ہے اور دوسری وجہ تعلیل اس حکم سے کہ جب دو حدیثیں متعارض
ہوں تو ساقط ہو جائیں گی۔ پس نہیں باقی رہے گی اُن
سے مگر وہ جو کہا گیا تفسیر نیساپوری میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کی بحث میں ہم کہیں گے (مفسر کہتے ہیں کہ) جب دو
روایتیں متعارض ہو جائیں تو ترجیح مثبت کے لئے
ہے نافی کے لئے نہیں ہے اور کتاب میں (تفسیر نیساپوری میں)
اللہ تعالیٰ کے قول ما کذب الفؤاد ما رأی
(جھوٹ نہیں دیکھا پیغمبرؐ کے دل نے جو کچھ دیکھا) کے تحت لکھا
ہے پھر ابن عباسؓ نے ثابت کیا ہے اس چیز کو جس کی
نفی اس کے غیر نے کی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر
اور شرح حسامی میں کہا ہے کہ کرخیؒ نے فرمایا کہ مثبت
اولیٰ ہے کیونکہ مثبت لامحالہ دلیل کا اعتماد رکھتا ہے
برخلاف نافی کے، اس لئے کہ مثبت سچائی سے زیادہ
قریب ہوتا ہے اور اسی وجہ سے شہادت کی قبولیت اثبات
پر ہے نہ کہ نافی پر انتہی، اور اسی طرح بعض لاتے ہیں کہ
دلیل مثبت دلائل نافیہ کے حکم کو منتفی کر دیتی ہے اس
حال میں کہ قرینہ اس کے ہونے پر ظاہر ہو، مثلاً اکثر
خلائق نے قرار دیا ہو کہ عید فطر کا ہلال کل کی رات
ہے اور ایک دو آدمی کا قرار آج کی رات پر ہو پس
جس وقت کہ ایسا ہی واقع ہوا (ایک دو آدمی کے قرار
کے موافق ہوا) تو دوسری خلائق کا گمان برطرف ہو گیا۔
اسی طرح اخبار ظنیہ سے ہر وہ چیز جو عمل میں آجاوے

ــہ یعنی کسی نے کہا کہ میں نے فلاں چیز دیکھی یا سنی ہے تو اس پر شہادت طلب کی جاتی ہے اور جو انکار کر جائے
دیکھنے یا سننے کا تو شہادت طلب نہیں کی جاتی۔

بے گمان شد پس برخلاف آن گمان نماند۔ کما قال یسقط العمل بالحدیث اذا اظہر مخالفۃ قولا و عملا و قال فی الحسامی و فی شرح محکمہ ای حکم خبر الواحد۔ اذا ورد غیر مخالف الکتاب والسنۃ المشہورۃ و اذا ورد مخالف الکتاب لا یجب العمل ویحتمل علی ان الخبر لیس من رسول اللہ صلعم لان الکتاب ثابت بالیقین والخبر شبہۃ۔ وقال النیسابوری فی دیباجۃ تفسیرہ فان القرآن حجۃ علی غیرہ ولیس غیرہ حجۃ علیہ۔ وقال محی الدین ابن العربی فی الفتوحات المکیۃ فان حجۃ اللہ علی اہل زمانہ وہی درجۃ الانبیاء التی تقع فیہا المشارکۃ وقال ابو شکور السالمی فی تمہیدہ فی کیفیۃ المرور علی الصراط لانہم حجج اللہ علی العباد والحجۃ لا تحتج علیہا ولا تحتاج الی الحجۃ والکتب والرسل سویان بمرتبۃ۔ وروی عن جابر فی قولہ علیہ السلام کتاب اللہ و عترتی۔ ومن المسلم قولہ علیہ السلام فخذ والکتاب اللہ واستمسکوا بہ واہل بیتی و معطوف و معطوف علیہ در حکم برابر اند و عن زید بن ارقم فی قولہ احدہما اعظم من الآخر

بغیر گمان کے ہوگی پس اس کے برخلاف گمان نہ رہے گا جیسا کہ کہا ساقط ہو جاتا ہے عمل حدیث پر جب کہ ظاہر[1] ہو جائے مخالفت قولاً یا عملاً اور کہا حسامی میں اور شرح محکمہ میں یعنے حکم خبر واحد کا جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف نہ ہو کتاب اور سنت مشہورہ کے (تو اس پر عمل واجب ہے) اور جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف ہے کتاب کے (قرآن کے) تو نہیں واجب ہے عمل اس پر اور احتمال رکھتا ہے اس بات کا کہ وہ خبر رسول اللہ کی نہیں ہے کیونکہ کتاب ثابت ہے بالیقین اور خبر مشتبہ ہے اور نیساپوری نے اپنی تفسیر کے دیباچہ میں کہا ہے کہ بیشک قرآن حجت ہے اپنے غیر پر اور اس کا غیر اس پر حجت نہیں اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکی میں کہا ہے کہ مہدی اللہ کی حجت ہے اپنے اہل زمانہ پر اور وہ انبیاء کا درجہ ہے جس میں مشارکت واقع ہوتی ہے اور ابو شکور سالمی نے اپنی تمہید میں پل صراط پر سے گذرنے کی کیفیت کے بیان میں کہا ہے کیونکہ انبیاء بندوں پر اللہ کی حجت ہیں اور اللہ کی حجت پر حجت نہیں لائی جاتی اور نہ وہ کسی حجت کی محتاج ہوتی ہے اور کتب و رسل مرتبہ میں دونوں برابر ہیں اور جابرؓ سے مروی ہے قول میں نبیؑ کے اللہ کی کتاب اور میری عترت اور مسلم میں قول نبیؐ کا لو تم اللہ کی کتاب کو اور اسکو پکڑے رہو اور میری اہل بیت کو اور معطوف و معطوف علیہ حکم میں برابر ہیں اور زید ابن ارقمؓ سے قول میں نبیؐ کے ان دونوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ کی کتاب پھیلی ہوئی رسی ہے آسمان سے زمین تک اور

[1] یعنے عمل بے خلاف حدیث قولی یا فعلی ظاہر ہو جائے تو عمل ساقط ہو جائے گا۔

کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا ابدا وان کان لفظ العترت مطلق فالمطلق ینصرف الی الکامل و فی اھل بیت النبیؐ لیس بکامل عن المھدی کماروی فی عقد الدرر انہ جری ذکر المھدی عند الحسین بن علی رضی اللہ عنھما فقال لو ادرکتہ لخدمتہ ایام حیاتہ. وقال ابن سیرین فی حقہ ھوافضل علی بعض الانبیاء ویعدل النبیؐ والنبیؐ یعدل بالکتاب کما لا یخفی ہمچناں از بسیار احادیث و دلائل ثبوت یافتہ کہ مہدی و قرآن یک حکم دارند و ہر آں معنی کہ از بسیار اخبار قرار یابد قوی گردد و اگر آں احادیث محفوف بالقرائن است قوی باشد فی الجملہ چوں تحقیق شد کہ قرآن و مہدی علیہ السلام برابر اند پس ہماں اخبار و وجوہات آں کہ با ذات مہدی علیہ السلام موافق آیند صحیح و ثابت اند کقولہ علیہ السلام ستکثر لکم الاحادیث

میری عترت میری اہل بیت اور یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے اور لفظ عترت اگرچیکہ مطلق ہے پس مطلق پلٹتا ہے فرد کامل کی طرف اور اہل بیت نبیؐ میں مہدیؑ سے زیادہ کامل کوئی نہیں چنانچہ عقد الدرر میں روایت کی گئی ہے کہ امام حسین ابن علیؑ کے پاس مہدیؑ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اسکو (مہدی کو) پاؤنگا تو میں ضرور اس کی خدمت کروں گا اسکے زمانہ حیات تک۔ اور کہا ابن سیرینؒ نے مہدیؑ کے حق میں کہ وہ افضل ہے بعض انبیاء سے اور برابر ہوگا نبیؐ کے اور نبی برابر ہوتا ہے کتاب کے، چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں، اسی طرح بہت سی حدیثوں اور دلیلوں سے ثابت ہوا ہے کہ مہدی اور قرآن ایک حکم رکھتے ہیں اور پھر وہ معنی جو بہت سی خبروں سے قرار پاوے قوی ہوتا ہے اگر وہ حدیثیں قرینوں سے گھری ہوئی ہیں تو فی الجملہ قوی ہوتا ہے جب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچ گئی کہ قرآن اور مہدی برابر ہیں۔ پس وہی اخبار اور وجوہات جو مہدی کی ذات سے موافق ہوں صحیح اور ثابت ہیں مانند قول نبیؐ کے قریب میں میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں زیادہ ہو جائیں گی

سے چونکہ قرآن اور مہدی علیہ السلام دونوں مرتبے میں برابر ہیں لہٰذا مہدی کا منکر قرآن کا منکر ہے چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مہدی کا انکار محمد کا انکار ہے اور محمد کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے (ملاحظہ ہو نقلیات میاں عبدالرشیدؒ باب ۲ و انصاف نامہ باب ۲) پس جس طرح منکر قرآن کو کافر سمجھنا بدیہیات میں داخل ہے، اسی طرح منکر مہدی کو کافر سمجھنا ایمانیات میں داخل ہے "القرآن والمھدی اماما امنا وصدقنا" قرآن اور مہدی سب مہدویوں کے امام ہیں، سب مہدویوں نے قرآن اور مہدی پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔

حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ

چونکہ مہدی علیہ السلام نے لفظ مہدی کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ظاہر فرمایا ہے لہٰذا مہدی علیہ السلام پر

من بعدی فاعرضوا علی کتاب اللہ فان وافقوا فاقبلوا والا فردوا ھذا الحدیث مذکور فی الشاشی من نسخۃ اصول الفقہ وکذالک علی المہدی کہ مطابق کلام است و در مواہب زیر قول خدائے تعالیٰ یکفرون بما وراءہ میگوید چہ کفر بانچہ موافق چیزی کفر باشد بآں چیز فکذا یلزم فی جمیع الحکم والاحوال بناء علیہ مبرہن گشت شخصی کہ تابع تام قرآن و مصطفےٰ علیہ السلام است بعد آں کہ صدق او از بسیار احادیث و روایات و تفاسیر و نیز از جماعت ہائے علماء مثل آنکہ مذکور شد ثبوت یافتہ پس باید دانست کہ ہر چیز موافق چنیں

پس پیش کرو تم ان کو اللہ کی کتاب پر اگر وہ موافق ہوں تو قبول کرو، ورنہ رد کرو۔ یہ حدیث ذکر کی گئی ہے، شاشی[1] میں جو اصول فقہ کی کتاب ہے اور اسی طرح مہدی پر پیش کرو کہ مہدی مطابق ہے قرآن کے اور مواہب میں ہے اللہ تعالیٰ کے قول ویکفرون بما وراءہ اور کفر کرتے ہیں اہل کتاب اس چیز (یعنے قرآن سے جو توریت کے سوائے ہے) کے تحت کہتا ہے کہ کفر اس چیز کے ساتھ جو کسی چیز کے موافق ہو کفر ہوتا ہے اس چیز کے ساتھ پس اسی طرح لازم آتا ہے تمام احکام اور احوال میں بنا بر ایں ثابت ہو گیا کہ وہ ذات (مہدی) جو تابع تام قرآن و مصطفیٰ ہے بعد اس کے کہ اس کی سچائی بہت سی حدیثوں روایتوں تفسیروں اور علماء کی جماعتوں سے

(بقیہ نوٹ) ایمان لانا مخلوق کے لئے فرض ہوا اس لئے کہ من اللہ ہے (ملاحظہ ہو محضرہ شاہ دلاورؓ جس پر تمام صحابۂ مہدیؑ اور تبع تابعین کا اجماع ہو چکا ہے مطبوعہ صفحہ ۲۵) پس "منکر مہدیؑ کو کافر سمجھنا ایمانیات میں داخل نہیں ہے" کہنے والا بے ایمان ہے اور جو ایسا (یعنی کو یا) جو ان کہنے والا بھی بے ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین (پ ۲۴ رکوع ۹) نیز فرماتا ہے کہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا کرے) اور کہے کہ میں مسلمین سے ہوں۔ اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچ مان لیا وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

علامۂ زماں حضرت قاضی منتجبؒ خلیفۂ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

ولاشک ان من کان یصلح لہ ھدیۃ یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض الا الشیاطین والحساد المتمردین الکاذبین یعادون اولاد الرسول ویقولون فی شانہ ما لا یلیق بحالہ (ملاحظہ ہو منہیات الولایۃ)

اور بے شک جو ذات دعوی مہدیت کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہو جاتے ہیں لیکن شیاطین اور سرکشی کرنے والے حاسد حق کو جھٹلانے والے جو اولاد رسولؐ سے عداوت رکھتے ہیں مہدی کی شان میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو مہدی کے حال کے موافق نہیں۔

[1] ملاحظہ ہو اصول الشاشی مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۳۴

ذات انبیاء صفات باشد ناسخ است رحم الله من انصف	جس طرح کہ مذکور ہوئے ثابت ہوگئی ہے تو پس جاننا چاہئیے کہ جو چیز اُس ذات انبیاء صفات (مہدی) کے موافق ہوگی وہ ناسخ [۱] ہے۔ رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا۔

[۱] ناسخ ہے یعنے اس کو کوئی منسوخ کرنے والا نہیں ہے۔

المرقوم ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ

مترجم

حضرت مولانا میاں سید ولاور عرف گوہرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سابق سرپرست دارالاشاعت جمعیتہ مہدویہ